Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۲ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۲ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

تا حال بہت گھبراہٹ اور اعصابی ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی عزیزہ سعدیہ کا لاہور میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم حبیب اللہ خان صاحب کا بیٹا اور محترم خان میر خان صاحب مرحوم کا پوتا عزیز مجیب اللہ خان سخت بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس کارپرداز کا تقرر

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۵۵-۵۶ ہش (سنہ ۱۹۷۶-۷۷ء) کے لئے مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کو صدر مجلس کارپرداز مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

خاکسار
محمد دین
صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اسلام کا خاص فخر ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں

جس قدر ہوسکے دعا کرو۔ یہ طریق اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے

"دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے اسلئے جس قدر ہوسکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھ سے دعا کرو مَیں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہوسکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اور صرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک انسان (جس کو انہوں نے خدا مان لیا) نے ہمارے لئے قربانی دے دی ہے انہوں نے اس پر بھروسہ کرلیا اور سمجھ لیا کہ ہمارے سارے گناہ اس نے اُٹھا لئے ہیں پھر وہ کونسا امر ہے جو اس کو دعا کیلئے تحریک کرے گا۔ ناممکن ہے کہ وہ گدازش دل کے ساتھ دعا کرے۔ دعا تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمہ داری اور جواب دہی کو سمجھتا ہے لیکن جو شخص اپنے آپ کو بری الذمہ تصوّر کرتا ہے وہ دعا کیوں کرے گا اس لئے تو پہلے ہی سمجھ لیا ہے کہ گناہ دوسرے شخص نے اُٹھا لئے ہیں اور اس طرح پر اس کے ذمہ کوئی جواب دہی نہیں تو اسکے دل میں تحریک کس طرح ہوگی اسنے اور شئے پر بھروسہ کرلیا ہے اور اس طرح پر اس طریق سے جو دعا کا طریق ہے وہ دُور چلا گیا ہے۔ غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا بالکل بے سُود ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرسکتا۔ اس کے دل میں وہ رقّت اور جوش جو دعا کے لئے حرکت پیدا کرتا ہے نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح پر ایک آریہ جو تناسخ کا قائل ہے اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوسکتی اور کسی طرح پر اس کے گناہ معاف نہیں ہوسکتے وہ دعا کیوں کرے گا؟ اس نے تو یہ یقین کیا ہوا ہے کہ جُونوں کے چکّر میں جانا ضروری ہے اور بیل، گھوڑا، گدھا، گائے، کتّا، سؤر وغیرہ بننا ہے وہ اس راہ کی طرف آئے گا ہی نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍ہجرت ۱۳۵۵ ہش
۱۲؍مئی ۱۹۷۶ء

ایک عظیم الشّان خوشخبری اور اس کے پورا ہونے کے سامان

تمام بزرگانِ دین اور اولیاءِ اُمّت کا اس امر پر اتفاق رہا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ جس کے ظہور کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے یعنی مسیح موعود کی بعثت کے نتیجہ میں اشاعتِ ہدایت کا فریضہ اس شان سے ادا کیا جائے گا کہ اسلام ہر مُلک اور ہر قوم میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے گا۔

چونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آپؐ کے ایک عظیم روحانی فرزند اور مسیح موعود کی حیثیت سے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنی بعثت کے زمانہ کو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمامِ نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیلِ ہدایت دوسری تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔ تکمیلِ ہدایت من کل الوجوہ آپؐ کی آمدِ اوّل سے ہوئی اور تکمیلِ اشاعتِ ہدایت آپؐ کی آمدِ ثانی سے ہوئی۔ سورۂ جمعہ میں جو آخرین منھم والی آیت آپؐ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ایک بعثت اَور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱)

اب چونکہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت اس امر کی متقاضی تھی کہ اسلام کی ساری دنیا میں اشاعت کی جائے حتّٰی کہ دنیا کا کوئی علاقہ، کوئی ملک اور اس میں بسنے والی کوئی قوم ایسی نہ رہے جس تک اسلام کا پیغام نہ پہنچ جائے اور وہ دیوانہ وار اسلام کی طرف نہ کھنچی چلی آئے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے اس ضمن میں یہ بھی فرمایا:-

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرما دے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ طبع اوّل ۱۸۸۴ء)

یہ اعلان آپ نے اُس زمانہ میں فرمایا جبکہ آپ ابھی اکیلے اور تنہا تھے اور ایک اکیلے انسان کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ رُوئے زمین پر بسنے والی کُل اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچا کر انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنا دے اور بظاہر حالات اس امر کا کوئی امکان نظر نہ آتا تھا کہ آپ اس انتہائی عظیم اور کٹھن کام میں کامیاب ہو سکیں گے اس لئے آپ نے ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرمایا کہ میرا خدا جس نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے خود ایسے سامان بہم پہنچائے گا کہ میرے ذریعہ سے اسلام کا پیغام دنیا کی کُل اقوام تک پہنچ کر رہے گا۔ چنانچہ آپ نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی خوشخبریوں اور بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"سو چونکہ خداوند کریم نے اسبابِ خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے جو اتمامِ خدمتِ تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے اس لئے اُس نے اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیتِ کریمہ مذکورہ بالا اور نیز آیت واللہ متمّ نورہ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدائے تعالیٰ ان دلائل و براہین کو، ان سب باتوں کو جو اس عاجز نے اسلام کے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت مذکورہ بالا کا پورا کر دے گا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس خوشخبری کو پورا کرنے کے غیر معمولی سامان کئے۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت اور آپ کا پیغام آپ کے زمانہ میں ہی یورپ، امریکہ، افریقہ اور مشرق و مغرب کے اکثر ممالک میں پہنچ گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں لا کر اور حسبِ وعدہ اس میں آپ کے وصال کے بعد خلافت کے دائمی نظام کو قائم فرما کر مشرق و مغرب کے ممالک میں منظم طریق پر اسلام کی اشاعت کے غیر معمولی سامان کئے اور علی الخصوص خلافتِ ثانیہ کے دور میں بہت وسیع پیمانہ پر تبلیغی مشن قائم کر کے اور تثلیث کدوں میں خدائے واحد کی عبادت کے لئے مساجد کی تعمیر ممکن بنا کر اور دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی اشاعت کے وسائل بہم پہنچا کر اطراف و جوانبِ عالم میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے ایسے محیّر العقول نظام کی بنیاد ڈلوائی جس کی پوری اسلامی دنیا میں اور کوئی مثال موجود نہیں تھی۔ اس تبلیغی نظام نے اقوامِ عالم کو اسلام کی لازوال و بے مثال انتہائی ارفع و اعلیٰ تعلیم سے از سر نو روشناس کرایا اور عیسائیت (جس نے ساری دنیا میں اپنے جھنڈے گاڑ رکھے تھے) کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی۔ اب خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس دَور میں تبلیغِ اسلام کے اس نہایت ہی مستحکم نظام میں مزید وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ مغربی افریقہ میں وسیع پیمانہ پر ہائر سیکنڈری سکولوں اور احمدیہ ہسپتالوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ یورپ اور افریقہ میں نئی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اور دنیا کے بعض نئے علاقوں میں تبلیغی مشن کھولنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

تبلیغِ اسلام کے اس عالمگیر نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنا کر کُل اقوامِ عالم کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانا اور اس طرح اسلام کو دنیا میں غالب کرنا جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہماری ایک نہایت ہی اہم اور عظیم ذمّہ داری ہے۔ یہ ذمّہ داری خدائے قادر و توانا نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے اور اس ذمّہ داری کے پورا ہونے کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے اور اپنی ان بشارتوں کو وہ خود پورا کرتا چلا آ رہا ہے اور پورا کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آ جائے گا۔ خدا تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی اس ذمّہ داری کو نسلاً بعد نسلٍ ادا کرتے چلے جائیں اور نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دیں۔ نتیجہ پیدا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اُسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ وہ جب چاہے گا مطلوبہ نتیجہ پیدا کر دکھائے گا۔ اگر خدانخواستہ ہماری کسی کوتاہی یا غفلت کی وجہ سے دنیا کی کسی قوم تک اسلام کا پیغام نہ پہنچا تو اس کی ذمّہ داری ہم پر عائد ہو گی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی باز پرس ہم سے ہو گی نہ کہ کسی اور سے۔ اس لئے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی ہر نوع کی قربانیوں اور انتھک مساعی کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک ہر سمت میں وسیع کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والی عظیم ذمّہ داری کو ادا کر کے اس کی نگاہ میں سرخرو ٹھہریں۔

اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔ دنیا تو وہی کہے گی اور کرے گی جو وہ خدائی جماعتوں کے بارہ میں کہتی اور کرتی چلی آ رہی ہے۔ ہماری پوری توجہ اس امر پر مرکوز ہونی چاہیئے کہ ہمارا خدا جس نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمّہ داری صرف اور صرف ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے ہم سے کیا کہتا اور کیا سلوک روا رکھتا ہے۔ اگر وہ خوش ہے اور ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نواز رہا ہے اور گزشتہ نوّے سال کا تجربہ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور اپنی خوشنودی اور غیر معمولی تائید و نصرت سے ہمیں نوازتا چلا آ رہا ہے تو پھر ہمیں دنیا کی لعنتوں سے ڈرنے اور خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں خدا تعالیٰ نے ہمارے کندھوں پر جو ذمّہ داری ڈالی ہے اُسے ہم کما حقّہ ادا کرتے چلے جائیں اور اس کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اُسی سے اُس کی تائید و نصرت طلب کرنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ اُس کا وعدہ ہے کہ اگر ہم غلبۂ اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیوں میں قدم آگے رکھتے چلے جائیں گے اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے اس کے حضور ہمیشہ جھکے رہیں گے تو وہ ہمارے لئے عجائب کام دکھلائے گا اور دنیا پر آشکار کر دکھلائے گا کہ وہ اپنی اس جماعت کے ساتھ ہے اور اسے اس کے مقصد میں کامیاب کر کے رہے گا کیونکہ اس جماعت کا مقصد خود اس کی اپنی مشیّت اور ارادہ کے عین مطابق ہے بلکہ خود اُسی کا مقرر کردہ ہے اور کوئی نہیں جو اُس کی مشیّت اور ارادہ کے پورا ہونے میں مزاحم ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور اخلاق فاضلہ

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی

ریڈیو فجی پر نشر کیا گیا۔

برادران! بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۳۵ء میں قادیان انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ مشہور مغل قوم سے تعلق رکھتے تھے اور فارسی الاصل تھے۔ آپ کے جد امجد جن کا نام مرزا ہادی بیگ تھا۔ بابر بادشاہ کے زمانہ میں ایران سے اپنے افراد خاندان کے ساتھ انڈیا آئے تھے اور پنجاب میں لاہور سے شمال مشرق کی طرف ستر میل کے فاصلہ پر انہوں نے رہائش اختیار کی۔ دہلی کی حکومت کی طرف سے قادیان کے ارد گرد کے وسیع علاقہ پر ان کو حاکمانہ اختیارات دئے گئے۔ مرزا ہادی بیگ صاحب کے بعد ان کی اولاد میں اس علاقہ کی اسی طرح حاکم رہی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا جو ایک ماہر طبیب تھے اور خدمت خلق کے طور پر مفت علاج کرتے تھے۔ آپ ایک بارعب اور باوقار رئیس تھے آپ کی وفات ۱۸۷۶ء میں اسی سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت بچپن سے ہی نیک۔ سنجیدہ اور خلوت پسند تھی جب آپ تعلیم کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والد صاحب نے آپ کی تعلیم کے لئے گھر پہ ہی استاد مقرر کر کے تعلیم کا انتظام کیا اور آپ نے اسی طرح گھر میں ہی اردو فارسی اور عربی زبانوں کا علم حاصل کیا۔ طب کا علم اپنے والد صاحب سے حاصل کیا۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی ساری توجہ قرآن شریف اور دینی کتب کے پڑھنے کی طرف مبذول ہو گئی۔ رات دن آپ کا یہی شغل تھا۔ چنانچہ آپ کا اس بارے میں اپنا بیان ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیے کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے۔"

(کتاب البریہ)

چنانچہ آپ نے والد صاحب کے اصرار اور خاص زور دینے پر زمینداری کاموں کی نگرانی شروع کر دی۔ ۱۸۶۴ء میں جب آپ کی عمر تیس سال کے قریب تھی آپ نے اپنے والد صاحب کے کہنے پر گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی۔ آپ کم و بیش چار سال تک گورنمنٹ کی ملازمت میں رہے۔ پھر والد صاحب کے کہنے پر آپ نے یہ ملازمت چھوڑ دی اور والد صاحب کی خواہش پر پھر زمینداری کاموں کی نگرانی شروع کر دی گورنمنٹ کی ملازمت میں اور زمینداری کے کاموں کی نگرانی میں آپ کو جن لوگوں سے بھی واسطہ پڑا۔ انہوں نے بالاتفاق آپ کے اخلاق فاضلہ پہ قائم ہونے کی شہادت دی ہے آپ حد درجہ متقی۔ اطاعت والدین۔ خلق خدا سے ہمدردی۔ توکل۔ سادگی۔ انکسار اور راستی کا اعلیٰ ترین نمونہ تھے۔

۱۸۷۵ء کے آخر میں آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ انوار الٰہی کی پیشوائی کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں چنانچہ آپ نے خفیہ طور پر ایسے رنگ میں کہ کسی کو علم تک نہ ہونے دیا آٹھ نو ماہ کے روزے رکھے جو رمضان کے مہینہ کے فرض روزوں کے علاوہ تھے۔ ان روزوں کے نتیجہ میں آپ پر بہت سے انوار سماوی کا انکشاف ہوا۔ گذشتہ انبیاء اور اولیاء سے آپ کی کشفی ملاقات ہوئی۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"غرض اس مدت تک روزے رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔"

(کتاب البریہ)

جب آپ کے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کی وفات ۱۸۷۶ء میں ہوئی تو آپ کی عمر کے چالیس سال پورے ہو چکے تھے اور اسی زمانہ میں آپ پر کثرت سے مخاطبات۔ مکالمات الٰہیہ اور الہامات کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"ایک طرف حضرت والد صاحب کا زمانہ سے اٹھایا جانا تھا اور ایک طرف زور و شور سے سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا مجھ سے شروع ہو گیا۔ میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میرا کونسا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی شامل حال ہوئی صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رک نہیں سکتی۔"

(کتاب البریہ)

آپ نے سب سے پہلی کتاب جو شائع فرمائی وہ "براہین احمدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا پہلا اور دوسرا حصہ ۱۸۸۰ء میں اور تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء میں شائع کیا گیا۔ یہ عظیم الشان کتاب آپ کا شاہکار ہے۔ اس میں آپ نے نرمی و محبت، حکمت اور علمی دلائل کے ساتھ قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور سچائی پر روشنی ڈالی ہے اور لکھا ہے کہ:۔

"اگر کوئی شخص ان دلائل سے نصف یا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ ہی اپنے مذہب کے عقائد کی صداقت کے ثبوت میں اپنی الہامی کتاب سے نکال کر دکھا دے یا اگر دلائل پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے دلائل کو ہی نمبروار توڑ کر دکھا دے تو میں اپنی دس ہزار روپے کی جائداد اس کے حوالے کر دوں گا۔"

مگر

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

کتاب براہین احمدیہ میں آپ نے اپنے بہت سے الہامات درج کر دئے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آئندہ عظیم الشان ترقیات دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک الہام اردو یہ ہے۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

اسی طرح براہین احمدیہ میں بہت سے الہام درج کئے گئے ہیں۔ جن میں سے کئی پورے ہو چکے ہیں . . . . اور کئی پورے ہونے والے ہیں۔ براہین احمدیہ میں آپ کو مامور من اللہ مقرر کئے جانے کے متعلق بھی الہام درج ہیں۔

آپ کی پہلی شادی نوجوانی کے آغاز میں ہی ہوئی تھی۔ اس کے بعد ۱۸۸۴ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت دہلی میں دوسری شادی فرمائی۔ یہ شادی آپ نے دہلی کے ایک معزز سید گھرانہ میں کی۔ آپ کی اس بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میری ساری اولاد جو اس بیوی کے بطن سے ہوتی ہے خدائی بشارتوں کے ماتحت ہوتی ہے نیز فرمایا کہ ایک بیٹا ایسا ہوگا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور مصلح موعود ہوگا۔ یہ بیٹا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں جماعت نے آپ کو بطور خلیفہ ثانی منتخب کیا اور نہایت کامیاب زندگی گزار کر آپ ۱۹۶۵ء میں فوت ہوئے۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا اعلان کیا۔ آپ نے اشتہار شائع فرمایا کہ بیعت کرنے والے اصحاب لدھیانہ تشریف ۴ مارچ سے ۲۵ مارچ تک پہنچ جائیں۔ چنانچہ آپ نے لدھیانہ میں ۲۳ مارچ کو بیعت لینی شروع فرمائی۔ پہلے روز سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت مولوی نور الدین صاحب تھے۔ جماعت احمدیہ اسی ۲۳ مارچ کے یادگاری دن کو ہر سال عالمگیر طور پر یوم مسیح موعود علیہ السلام کے طور پر مناتی ہے۔ ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو عیسائی و مسلمان آسمان پر زندہ خیال کرتے ہیں اور جن کی آخری زمانہ میں وہ ان کی دوبارہ آمد کے منتظر ہیں۔ فوت ہو چکے ہیں۔ قرآن کریم اور بائبل سے آپ نے اس امر کی خوب وضاحت فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ان کی دوبارہ آمد کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ

نے بتایا کہ وہ مثیلِ مسیح آپ ہیں۔ اس
عظیم الشان اظہار و اعلان پر ایک زبردست
ہیجان پیدا ہوا۔ ایک طرف تو مخالفت
اور دشمنی کے جذبات کے شعلے بلند
ہوئے اور دوسری طرف پُرحکمت دلائل
و براہین کے ساتھ ساتھ نشانات آسمانی
کا ایک وسیع سلسلہ جاری ہو گیا۔
دسمبر ۱۸۹۶ء میں ایک وسیع کانفرنس
منعقد کی گئی جس میں جملہ مذاہب کے نمائندوں
کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چند اصولی
سوال مقرر کر کے ان پر اظہارِ خیالات کا
موقعہ دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے بھی مقررہ سوالات پر ایک مضمون
لکھا اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر بذریعہ
اشتہار آپ نے جلسہ کے انعقاد سے قبل
ہی اعلان کر دیا کہ میرا مضمون سارے مضمونوں
پر غالب رہے گا اور ایسا ہی ہوا۔ جلسہ
ہوا اور سب نے بالاتفاق اقرار کیا کہ
آپ کا مضمون سب مضمونوں پر غالب آیا
یہ مضمون کتاب کی صورت میں چھپ چکا ہے
جس کا نام اردو میں "اسلامی اصول کی
فلاسفی" ہے اور انگریزی ترجمہ کا نام
"ٹیچنگز آف اسلام" ہے۔

آپ کی مسیحائی ثابت کرنے کے لئے
اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشان ظاہر فرمائے
جو اصولی طور پر چار قسم کے نشانات پر
مشتمل ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے چار نشان دئے
ہیں (۱) میں قرآن شریف کے
معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت
فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں
کوئی نہیں کہ جو مقابلہ کر سکے
(۲) میں قرآن شریف کے
حقائق و معارف کا نشان
دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ مقابلہ کر سکے
(۳) میں کثرت قبولیت دعا
کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی
نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے
میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ
میری دعائیں تیس ہزار
کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور
ان کا میرے پاس ثبوت ہے
(۴) میں غیبی اخبار کا نشان
دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس
کا مقابلہ کر سکے"
(ضرورت الامام)

پھر آپ اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم
میں فرماتے ہیں:۔
"اب تک کئی ہزار خدا تعالیٰ
کے نشان میرے ہاتھ پر ظاہر
ہو چکے ہیں۔ زمین نے بھی
میرے لئے نشان دکھلائے
اور آسمان نے بھی اور دوستوں
میں بھی ظاہر ہوئے اور دشمنوں
میں بھی جن کے کئی لاکھ انسان
گواہ ہیں۔ اور ان نشانوں
کو اگر تفصیلاً جدا جدا شمار
کیا جائے تو قریباً وہ سارے
نشان دس لاکھ تک پہنچتے
ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"
(براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۸)

آپ نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور
میں وفات پائی۔ وفات سے اڑھائی
سال قبل اکتوبر ۱۹۰۵ء میں آپ کو
اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہامات بتایا کہ
اب آپ کی وفات قریب ہے۔ جس
پر آپ نے کتاب "الوصیت" شائع
فرمائی۔ ان الہامات کے عین مطابق
آپ نے وفات پائی۔ آپ نے ۷۰ سال
عمر پائی اور ۲۷ مئی کو قادیان میں آپ
کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین سے
قبل احباب جماعت نے حضرت مولوی
نور الدین صاحب کو آپ کا خلیفہ منتخب
کیا اور آپ کے ہاتھ پر سب نے بیعت
کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی وفات پر انڈیا کے تمام بڑے بڑے
اہم اخباروں نے آپ کے متعلق نہایت اچھے
خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ اخبار "کرزن
گزٹ" دہلی کے نامور ایڈیٹر مرزا حیرت
دہلوی نے لکھا:

"مرحوم کے قلم میں اس قدر قوت
تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ
بلندیٔ ہند میں بھی کوئی اس
قوت کا لکھنے والا نہیں ......
اس کا پُرزور لٹریچر اپنی
شان میں بالکل نرالا ہے
اور واقعی اس کی بعض عبارتیں
پڑھنے سے ایک وجد کی
سی حالت طاری ہو جاتی
ہے ...... [illegible]
ہلاکت کی پیشگوئیوں
مخالفتوں اور نکتہ چینیوں
کی آگ میں سے ہو کر اپنا
رستہ صاف کیا اور ترقی
کے انتہائی عروج تک
پہنچ گیا"
(کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

اخبار وکیل امرتسر جس کے ایڈیٹر
مولانا ابو الکلام آزاد تھے لکھا:
"وہ شخص بہت بڑا شخص
جس کا قلم سحر تھا اور زبان
جادو۔ وہ شخص جو دماغی
عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس
کی نظر فتنہ اور آواز حشر
تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب
کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور
جس کی دو مٹھیاں بجلی کی
دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص
جو مذہبی دنیا کے لئے تیس
برس تک زلزلہ اور طوفان
رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر
خفتگانِ خواب ہستی کو
بیدار کرتا رہا ....
دنیا سے اٹھ گیا۔ مرزا غلام احمد
قادیانی کی رحلت اس قابل
نہیں کہ اس سے سبق حاصل
نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن
سے مذہبی یا عقلی دنیا میں
انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ
دنیا میں نہیں آتے
یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت
کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور
جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک
انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے
ہیں ...... [illegible]
نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی
دنیا میں اس شان کا شخص
پیدا ہوا"

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ
السلام پر اپنی خاص رحمتیں، سلامتیاں
اور برکات نازل فرمائے اور ہمیں اپنے
آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان
الحمد للہ رب
العالمین

"نمازِ باجماعت اہم اصولِ دین میں سے ہے"

(المصلح الموعود)

نماز با جماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے اور .... حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اکیلا ہوں اور رستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں [illegible] لگتی ہے کیا مجھے [illegible] گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ پہلے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تا کہ [illegible] کے پائے [illegible] اور دیواریں [illegible] پہلی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز [illegible] اجازت دے دی [illegible] آپ نے فرمایا کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آتی ہے آپ نے فرمایا کہ پھر تمہیں بھی مسجد میں آنا چاہئے [illegible] کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کیونکہ پتھر پڑے ہوتے ہیں [illegible] ٹھوکریں لگتی ہیں یا نہیں کہ کسی بینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ [illegible] نہیں آ سکتے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو ایسے شخص کو بھی جو [illegible] گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے۔ مگر آج کل لوگ معمولی عذرات کی بنا پر با جماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے"۔

(تفسیر سورۃ بقرہ: ۲۲)

"نماز با جماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی نفسی اور تمدنی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز با جماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز با جماعت اہم اصولِ دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات سے دیکھ کر سب جگہ نماز کا حکم بیان ہوا ہے۔ نماز با جماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ نماز با جماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ [illegible] جو شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا [illegible] کسی دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز با جماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا"

تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۵

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل ۲۲۵۲۳

میں سلیمہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب کشمیری۔ قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلیمہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب کشمیری چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ غلام احمد کشمیری (خاوند موصیہ) ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ سلطان احمد ولد غلام رسول صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

مسل ۲۲۵۲۴

میں صفیہ سبحان زوجہ ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولے ۱۱ ماشے ۱ رتی مالیتی -/۳۳۲۵ روپے۔
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے
۳۔ مشین سلائی ایک عدد مالیتی -/۲۵۰ روپے
۴۔ رسٹ واچ ایک عدد مالیتی -/۸۰ روپے
۵۔ کوکا طلائی مالیتی -/۲۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صفیہ سبحان زوجہ ناصر احمد صاحب کوارٹر ۵ دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد (خاوند موصیہ) دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبد السلام ولد محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دار الیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۲۵

میں امۃ الرشید زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب قوم چغتائی پیشہ مزدوری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرشید دار النصر شرقی ربوہ

گواہ شد۔ کیپٹن محمد سعید (ریٹائرڈ) ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ محمد سلیمان دار النصر وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۲۵۲۶

میں مبارکہ بیگم بیوہ اللہ رکھا صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان خام پختہ قیمتی -/۸۰۰ روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ بیگم معرفت حفیظ عالم احمدی۔ محلہ حیدر آباد۔ علی پور چھٹہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد تعلیم عالی۔

گواہ شد۔ بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔

پروگرام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے متعلق ضروری اعلان

تمام لجنات جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ آیا وہ سالانہ اجتماع کے پروگرام میں اس قسم کی تبدیلی کرنا چاہتی ہیں کہ مقابلہ جات کم ہوں اور تربیتی تقاریر زیادہ رکھی جائیں۔ تربیتی تقاریر کے عنوانات تقریری مقابلہ جات کے عنوانات، مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوانات (لجنہ و ناصرات دونوں کے لئے) بھی جلد از جلد تجویز کر کے بھجوا دیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

وقف جدید کا سال شروع ہوتے تقریباً چار ماہ گزر چکے ہیں۔ ناصرات کی تمام سیکرٹریوں سے درخواست ہے کہ اس چندے کی وصولی کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ جن لجنات میں ناصرات سے وعدے نہیں لئے گئے وہ پہلے وعدے لیں اور پھر وصولی کے لئے جلد و جہد کریں۔ چندہ مذکورہ کی وصولی لجنہ کی رسید بکوں پر ہی کریں۔ اگر کسی جگہ بحالت مجبوری مرد عہدیداروں کو چندہ دیا جاتا ہو تب بھی ناصرات کے چندہ کی رقم ناصرات کے نام دفتر وقف جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری ناصرات احمدیہ مرکزیہ)

داخلہ ایم۔ ایس سی قائد اعظم یونیورسٹی

ایم۔ ایس سی فرسٹ سمیسٹر میں داخلے شروع ہیں۔ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۵ رمئی ہے۔ جو احمدی طلباء داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ مزید معلومات خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس دفعہ تھرڈ ڈویژن حاصل کرنے والے طلباء بھی فارم بھجوا سکتے ہیں۔

خاکسار
محمد اسلم ناصر کمرہ نمبر 3 - H - 43
قائد اعظم یونیورسٹی۔ اسلام آباد

قرآن پبلیکیشنز ربوہ کے شائع کردہ قرآن مجید

قرآن پبلیکیشنز ربوہ نے مندرجہ ذیل سائز کے قرآن مجید شائع کئے ہیں:۔

۱۔ قرآن مجید سادہ بطرز یسرنا القرآن حمائل سائز — ہدیہ دس روپے
۲۔ " " مترجم اردو حمائل سائز مع انڈیکس — " آٹھ روپے
۳۔ " " " " بغیر انڈیکس — " سات روپے
۴۔ " " انگریزی " مطبوعہ برقرآن پیپر — " سولہ روپے
۵۔ " " " " مطبوعہ آفسٹ پیپر — " چھ روپے

علاوہ ازیں قرآن مجید کی تفسیر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی مندرجہ ذیل جلدیں دستیاب ہیں۔ دوست حاصل کر لیں۔ بعد میں ان کا ملنا مشکل ہوگا۔

۱۔ سورۃ بقرہ — ہدیہ -/۱۵ روپے
۲۔ سورۃ آل عمران و نساء — " -/۱۵ "
۳۔ سورۃ مائدہ تا توبہ — " -/۲۰ "

دفتر قرآن پبلیکیشنز ربوہ۔ نزد مسجد مبارک ربوہ

قائدین مجالس تمام اطفال و خدام کو امتحان میں شریک فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری مشترکہ ذمہ داری

دفتر وقفِ جدید کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ جماعت کے بے شمار افراد ابھی تک اِس نہایت ہی اہم تحریک کے مالی جہاد میں شامل ہونے کے ثواب سے محروم ہیں بلکہ پاکستان کی بہت سی جماعتیں بھی تاحال اِس سعادت سے محروم ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس تحریک کے بارے میں ۳ جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اِس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رُشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ ..... کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رُشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو"

اِس خطبہ کے فوراً بعد حضور رضی اللہ عنہ نے احباب جماعت کے نام اپنے ۵ جنوری ۱۹۵۸ء کے خاص پیغام میں فرمایا:۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پُورا ہو کر رہے گا۔ میرے دِل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اِس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں مَیں اِس فرض کو تب بھی پُورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِن ارشادات کے پیشِ نظر جہاں مرکزی دفتر کے عملہ سے پہلے سے زیادہ مستعد ہونے کی توقع ہے وہاں ضلعوں کے امراء صاحبان اور دوسرے عہدہ داران سے بھی التماس ہے کہ وہ براہِ مہربانی اپنے اپنے ضلعوں کی تمام جماعتوں کا جائزہ لیں اور پُوری سعی فرمائیں کہ:۔

۱۔ ضلع کی کوئی جماعت بھی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔
۲۔ ہر مقامی جماعت کے تمام افراد اپنی اپنی حیثیت کے مطابق "وقفِ جدید" کا چندہ باقاعدہ ادا کریں۔
۳۔ صاحبِ حیثیت احباب "وقفِ جدید" کے معاونینِ خاص میں شامل ہوں۔

احباب دعاؤں سے بھی ہماری مدد فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی اہم ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ یکم مئی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ عزیزہ البنیٰ قمر بنت مکرم شیخ یعقوب اللہ صاحب مینیجر مسلم کمرشل بنک وزیر آباد کا نکاح مکرم ملک ناصر سعید احمد صاحب ابن مکرم ملک غلام حسین صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

(میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد)

(۲) یکم مئی ۱۹۷۶ء کو عزیزہ ریاض بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کا نکاح عزیزم مبارک احمد صاحب رشید ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آف لاہور کے ہمراہ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اِس موقع پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار قاضی محمد یوسف)

درخواستِ دعا

عزیزم میاں منور احمد صاحب بی۔ اے ٹائپسٹ سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور ابن میاں حبیب اللہ صاحب رحمان پورہ لاہور کو ایک حادثہ پیش آگیا ہے جس کی وجہ سے آپ شدید طور پر مجروح ہو گئے اور اب گنگا رام ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو شفاءِ عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف عفی اللہ تعالیٰ عنہ)

محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم کی وفات

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم آف افریقہ کی اہلیہ ثانی محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ ربوہ میں مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ ایک مخلص احمدی تھیں۔ ان کے والد مرحوم میاں محمد عالم صاحب قریشی کی رہائش مشرقی افریقہ میں تھی۔ ان کی شادی ۱۹۴۵ء میں افریقہ میں ہی ایاز صاحب مرحوم سے ہوئی تھی۔ محترم ایاز صاحب کی زندگی تک مرحومہ بھی افریقہ میں ان کے ساتھ رہیں ان کی وفات کے بعد اپنے بچوں سمیت ربوہ میں آباد ہو گئیں۔

انہوں نے اپنے پیچھے تین بچیاں اور ایک لڑکا بطور یادگار چھوڑا ہے۔ عزیز مبشر احمد ایاز اپنی والدہ کی وفات پر لندن سے ربوہ پہنچا تھا اب واپس لندن چلا گیا ہے۔ مرحومہ کی دو بچیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑی بچی کی شادی عزیزم نعیم احمد صاحب طاہر پسر محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس سے ہوئی ہے۔

محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم کی وفات کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز جو تنزانیہ میں ایجوکیشن آفیسر ہیں اپنی ہر دو والدہ اور اپنے بھائیوں بہنوں کی پوری طرح نگرانی کرتے رہے ہیں۔ مرحومہ سعیدہ خانم صاحبہ کی وفات پر اُمِ افتخار احمد صاحبہ اور عزیز رشید احمد صاحب ایاز اور دیگر رشتہ داروں نے نہایت ہمدردانہ سلوک کیا اور مرحومہ کے بچوں کی بہت دلداری کی۔ جزاھم اللہ خیرًا۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفات کے روز یعنی ۱۹ اپریل کو بعد نماز ظہر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر قبر پر خاکسار نے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کرائی۔

مرحومہ کی عمر وفات کے وقت ۶۱ سال تھی۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت فیاض طبیعت عطا فرمائی تھی اور ان کی گھریلو زندگی بہت اچھے رنگ میں بسر ہوئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں اور دیگر رشتہ داروں پر خاص فضل فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

تقریب شادی

میری بیٹی عزیزہ ڈاکٹر وسیمہ شریف بنت چوہدری محمد شریف صاحب آف زیمبیا کا نکاح عزیز ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب ابن مکرم چوہدری مبارک احمد خان صاحب آف سرگودھا سے مورخہ ۲۶ مارچ کو لوساکا میں مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نے بعوض پچیس ہزار شلنگ حق مہر پڑھا۔ مورخہ ۱۰ اپریل کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اِن دونوں عزیزان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اِن کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔

(ناصرہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب پوسٹ بکس نمبر RW568 لوساکا۔ زیمبیا)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴